جلد ۵۲ — نمبر ۳۷

مضامین غیر

بابت ۱۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء

جدید اللغات

(نمبر ۳)

اصلاح۔ افساد کے ہم معنی ہے چاہے اصلاح کو چاہے افساد۔ جمع و متضاد چیزوں کا نتیجہ ایک ہو وہ متضاد نہیں رہتیں۔ یہ نام مشق ہے لیڈروں کے نکار کھیلنے کی اکثر مذہبی لیڈر ہوں یا کہ مشرقی ہوں یا ملکی مصلح معتمد ہیں۔ اسی جنس یا زادت خارج ہو چکی کہیں کہیں رہ جاتی ہے تو اپنا نقشہ جما دیتی ہے۔ عقلی ہمارے تمہارے لیے بڑی ہے مگر بنتے ہوئے لیڈروں کے لیے روشنی غذا ہم پہنچاتی ہے۔ لہٰذا اکثر لیڈروں کی جیب میں ضرورت کا قدر اور زبان پر قبل تقریر موجود رہتی ہے جب چاہو آزما لو۔

اضافہ۔ یہ لفظ ٹیکس اور لگزاری کے ساتھ ایجاد ہوئی۔ اب ٹیکس کی مرادف ہے۔

اطاعت ۔ وہ چیز جو دنیا بھر ہو ید دولت
حکم جو دوبی ہو اور حکم ضد ہے

فرماں برداری دنیا سے ناپید نہیں ہوئی۔ صرف محل استعمال بدل گیا ہے۔ ماں باپ کی اطاعت ساقط۔ اور حکومت کی فرض۔ اگر جورو اور حکومت کی اطاعت میں تصادم ہو تو جورو کی مستحب ہے اور حکومت کی واجب۔ اگر ماں باپ اور جورو کی اطاعت میں ٹکر ہو تو جورو کی مستحب اور ماں باپ کی مکروہ بلکہ داخل حماقت۔ جورو کے لیے شوہر اور شوہر ہو۔ شوہر کی اطاعت حرام ہے۔

اطمینان۔ نادر الوجود شے۔ دنیا میں جو لوگ صاحب اختیار ہیں وہ اسے دوست رکھتے ہیں مگر کام ایسے کرتے ہیں جن سے نفرت ظاہر ہوتی ہے۔ جو لوگ مجبور ہیں انھوں نے اسکی صورت نہیں دیکھی۔ شادی بیاہ اسکی ضد کا نام ہے جو رو والے مرد اور سکار شہری صوفی دیہاتی بچوں والا بان کی ہیں۔ بچے نہیں جب تک بالغ نہیں اکثر اطمینان سے روشناس ہوتے ہیں۔ بعد بلوغ شادی کہاں کے تم کہاں کے ہم دیوانہ باش و سلطنت شو۔

اظہار۔ وہی شے جو کچہری اور تھانے میں لی جاتی ہے۔

اعتذار۔ اگر نہ معقول بہانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ اخباری کاغذ والوں کا روز مرہ ہے۔ جنہیں کا نام ہے خواہ بار روپیہ کیوں نہ ہو۔ دشمنوں کو دوست بنالیتی ہے مشتاق دوست کی نانی مرجائے آپ کو اس وقت خبر ہو جب دستر خوان بچھا ہو۔ کھانا کھائیے۔ قیلولہ کیجیے طبلے بجائیے ناچیے گائیے۔ تیجے تک بے خبر رہیے بیجے کے دن جائیے اور شور سے جا کے کہہ دیجیے کیا عرض کروں بھائی صاحب کتنا صدمہ ہوا واللہ روتے روتے آنکھیں اندھی ہو گئیں بوجھ آدھی رہ گئی۔ مرحومہ کو مجھ سے کمال الفت تھی میں اسی روز حاضر ہوتا مگر ناجان کے پیٹ میں ایسا درد ہوا کہ میں تو سمجھا کہ انھوں نے بھی آپ کی نانی کا ساتھ دیا۔ بارے رات کو بارہ بجے کچھ سکون ہوا۔ کل تھا تیجے کا روز۔ دل میں وہم اور دستور کا خیال آیا۔ آج حاضر ہوا ہوں۔

اعتدال۔ مدل حقیقی کا وجود خارج میں تو نہیں لہٰذا اعتدال بھی بوجہ شنقاق وہمی شے ہے۔ ہم نے بے اعتدالی کے سوا کبھی اعتدال کی صورت نہیں دیکھی۔ اسلیے پوری تعریف بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ جتنا منی اور ماری جی کی جیب میں شاید ہے

اعتراض۔ آسمان سے آسان چیز جس پر جی چاہے جڑ دیجیے۔ واحد ہو یا فیروار اسکی تہ نہیں ایک بلا ہے جو تمام زمانے میں موجود ہے۔ صرف نبض شناس اور خوشامد اس سے بچے رہتے ہیں مگر جب تک مخاطب سے آشنا سا سا ہے۔ ادھر نگاہ اوجھل ہوئی اور اسی بلا میں وہ بھی پھنسے۔

اعجاز۔ آذر وہ سازی۔ شعبدہ بازی کا بڑا بھائی اچھے لوگوں کو جانے دو اب کی کہو۔ کیا کہا کرنے کا

وضعداد۔ موجود بے اصل

اعراس۔ عرس کی جمع۔ عرس کی جمع عرس کہتے ہیں اس بلائے مبہم کو جو گھروں آتے ہی انقلاب عظیم پیدا کر دیتی ہے۔ انسان بار غیرہ وحشت میں رب کے ہیں جاتا ہے۔ آدمی نہیں رہتا اور کچھ لفظ ازدواج) اردو ترجمہ اس کا دولہن ہے جب تک پینگیں پوٹے نہیں آرام ہلو ہے۔ اور اگر دو ایک جھولا نکالے تو پھر دہاں دہ جاتی ہے۔ اپنی نہ سہی اپنے بچوں کی سہی۔ دفادار ہوئی تو شوہر کے بڑھاپے میں بزرگانہ التفات سے پیش آتی ہے یہی دادی کا مزا آنے لگتا ہے۔ اسی لیے حیدر آباد میں دولہن کو دلہن۔ اور دولہا کو ۔۔ کہنے کا رواج ہے۔ بار کہتے ہیں دولہاں۔ اور دولہاں فرماتی ہیں۔ آئی یا اور اگر کوئی فرشتے کی بات جھکی تو تم تم تم تم تم ہاں۔ اور اب تب تب تب بابا کی رٹ لگ جاتی ہے۔ ہرگا نبارہ کرن کیجے۔

عرس۔ سروری میں نقل بنائی کر گئے ہیں۔ یعنی جو عمل جو بکمال عقلی بعد کی آئے آئندہ موکوئی ہے وہی شغل ہے یہ شادی کا بچھا جاری ہے لوگ محمل رہا نہیں کر کے اپنی راہ لیتے ہیں۔ جیسے آنے جاتی ہے دل پہلی آہ کرتا اور دیکھو رہتا ہے۔ یہ ہوئے عرس کے معنی۔ اصطلاحاً اس بزم حال قال کو کہتے ہیں جو کسی بزرگ کے مزار پر ہر سال برپا کی جائے۔ اور کیوں جاہلوں کا مجمع ہو جائے۔

علم۔ ناقص لفظ۔ کامل زبان سے نکالنے کے قابل نہیں۔ ایک علم ہے جو کتبوں اور اسکولوں میں خود بخود حاصل ہو جاتا ہے۔ بعد بلوغ شادی بیاہ پر چونا تھا اب حافظہ کی جا رہی ہیں اس علم کو ترقی دینگی۔ چونکہ تعلیمی مدارس ہندوستان میں موجود نہیں لہٰذا قانون رنگ میں جنگ ہوئی تو وہ سرت شعبہ اے علم کے دروازے بھی طالب علموں اور شاگردوں پر اپنا دروازہ کھول دینگے۔ سرنگی میعاد بھگتنے کے بعد جو صاحبزادے جھگڑ کے ہر فن میں طاق ہو گئے جن لڑکوں کی شادی ہو چکی ہے وہ منع تعلیم ہیں لہٰذا تمیں اور قانونی فضول پا نہ بان مقدس علم کی ہانی قرار پانے کی مستحق ہیں۔

لکھنؤ کی نفیس زردوزی و کامدانی کے کام سے مستورات کے کپڑے سجانا ہوں تو حافظ مسیتا محمد رفیع صاحب لکھنؤ کو آرڈر دیں۔

[illegible]

اُلّو ۔ ۔ ۔ بدشگون ۔ بزدل ہے

انشا ۔ ۔ ۔ مانی دوں کا روزانہ اشتہار ۔ پرانے ادیبوں کا مشغلہ ۔ تفنن ۔

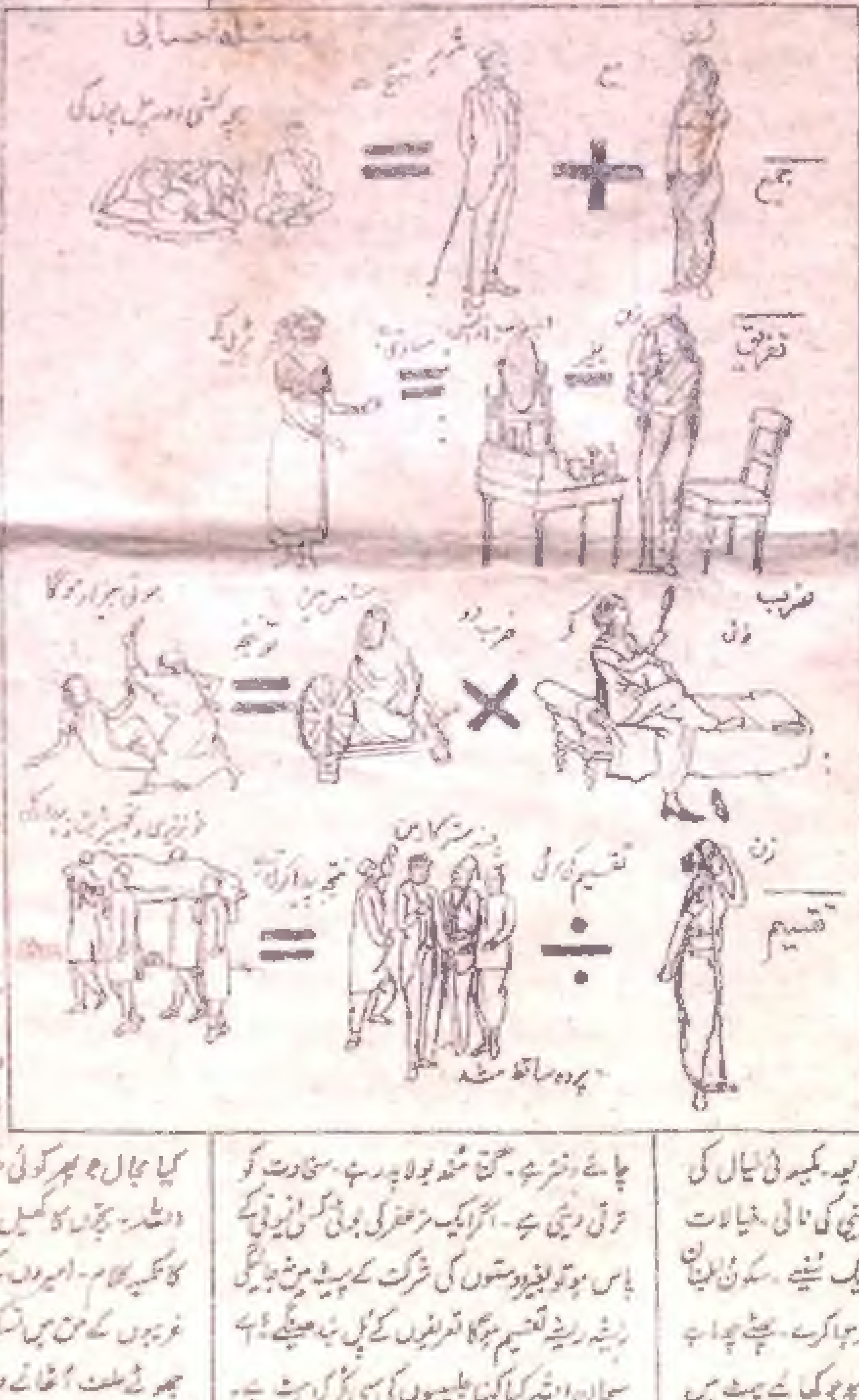
افلاطون ۔ ۔ مشورہ نہ ہشت کر کہتے ہیں اگرچہ ایک کا نام ہے ۔

افلاس ۔ بخیر طبیعت اہل ہند ۔ ہر وقت ظاہر کرنے کی چیز ۔ علم کا دشمن ۔ اور زناد ۔ گنا ہوں کی جڑ ۔ ڈال آبرو کی آڑ ۔ مسلمانوں کی

افواہ ۔ اگرچہ جمع ہے مگر واحد مستعمل ہے ۔ مونث ۔ اخباری کا غذوں کی سپر ۔ جب تیغ بادشاہ کا وار ہوتا ہو یہی سپر کام آتی ہے ۔ ہر قسم کی ذمہ داری سے بچاؤ کا وسیلہ ہے ۔ انتظار خدا ۔ اس کا عرف ہے ۔ بری ہوئی تو کونبار دیتی ہے ۔ اچھی ہوئی تو بشرط صحت راوی چین لگتی ہے ۔ اور غلط ہونے پر جرم بڑھتا ہے ۔ ایک سکہ ہے جو ہندو مسلمانوں کے خلاف چلاتے ہیں اور مسلمان ہندوؤں کے خلاف ۔ ایک پردہ ہے جس کی آڑ میں ایک دوسرے کو گالیاں دیتا ہے ۔ کار آمد چیز ہے ۔

افیون ۔ ۔ نکمّا رہ فروشی کی جان ۔ خوش باوری کی روح ۔ پانی کی کفایت کا ذریعہ ۔ کیسہ ٹی لیال کی سوسوتا ملے ۔ واقعات آفرینی کی نالی ۔ خیالات بجادت کی ٹیکس ۔ سو کے ایک نیستے ۔ سکون طبیعت پیدا کرے ۔ اضطراب پادر ہوا کرے ۔ بیٹے پوتے سے ترانی کی گھر میں ضرورت ہو جو کہ پیٹ بھر جمع رہے ۔ لڑائی جھگڑے کے جھمیلے میں پھنسنے سے بچانے والی ۔ تر لے کی دشمن ۔ عمر بڑھانے والی

بیداری اور خواب ہر دونوں حقیقتوں سے بری رہتی بہر وہ رہے اور جو سامنے ہے اس کو ٹال دے ۔ دشمنی سے دور رہے ۔ دوستی جبر ہو رہے ۔ بیماریکا سے دل محصور ہو ۔ بغض سے نفور ہو ۔ ضرور ہے کو لوگ دیدار کی ماں کہتے ہیں مگر غیرت داروں کا عزت ہے ۔ بات میں بات پیدا کرنا سکھاتی ہے ۔ فکر میں زندہ دار بنا دیتی ہے ۔ مختصر اسکا دور وہ جرکہ جیسا



چاہے و منتر ہے ۔ گئے منہ بولا ہے ۔ سی رات کو ترقی دیتی ہے ۔ اگر ایک زعفرانی بوٹی کسی ایڈیٹر کے پاس ہو تو بغیر دوستوں کی شرکت کے پینے میں جو گی ریشہ ریشہ تقسیم ہوگا قدر لفظوں کے بل بندھیں گے ! ۔ سبحان اللہ کیا کن طبیبوں کی سی گزر بسر ہے ۔ واللہ بھائی صاحب ایسا مزہ تو کبھی خواب میں بھی نہیں دیکھا ۔ جی بیگم تُرفہ ہے ۔ پیار سے

بیتی بھی کہتے ہیں ۔ غم فراموش ۔ عجب ہے ۔ اور عنایات ان کے بے حد و شمار ہیں ۔ جان کو بخشتی ہیں ۔ وفاداری چھوڑ کر بہانہ نہیں چھوڑتیں ۔ طب کی کتابوں میں جتنی بیماریاں لکھی ہیں ان سے آدمی کے استعمال سے دور ہو جاتی ہیں ۔ ذکی الحس بچے ہیں ہو جاتے ہیں چیچک سے پاک ۔ تیز ہوتا ہے کم ذہن رہتے ہیں ۔ اپنے کو ظاہر نہ کرتے ہیں فراموشی ہوتا نہیں اور مصلحت مشورہ مشوری قرار دیا ہے ۔ پیرِ بی حد بچوں میں ہے ۔ لوگ کہتے ہیں کہ زندہ دلوں کی خوش دلی دوا بھی اسی سے مرکب تھی ۔

اقرار ۔ ایک بودی رسی ۔

اکسیر ۔ معشوق عقل مفت ۔ بعد موت کی خوشنودی ۔ جن کو چوں سے ہو بیٹھے آبِ حیات کیمیا رکھا ہے ۔

اقبالی ۔ ۔ مہندی ۔ رضا مندوں کا فوری دشمن ۔

اگر بیوی نہ ہو ۔ ۔ ۔ کا شوہر ہمیشہ مرد کا ہمزاد ہے کو ذمہ بھی ہیں ۔ ۔ ۔ نرمی سے ہو رہے

چیز عجیب ہے ۔ لوگ اس تقریر کا جینا آپ ہی کہتے ہیں وعدہ پورا کرنا مقصود ہو تو اس کا دوبارہ استعمال کیجیے ۔

کیا مجال جو پھر کوئی وکالت ۔ کر سکے ۔ ۔ دانشمند ۔ بچوں کا کھیل ۔ مولویوں کی دھمکی ۔ بھیک کا تکیہ کلام ۔ امیروں کے پیچھے تالی ہے اتفاقی ۔ غریبوں کے حق میں تسکین صبر کی رسّا دوڑ ۔ جھوٹے حلف اٹھانے والے گواہوں کے نزدیک تھے معدوم ۔ ۔ ۔ ساگتوں رقیبوں کا فسخ منسوخ عمل ہی توں کا تسخیر کردہ ۔ ۔ ۔ خاص ۔ ایک بلی

تھی کام - ایسا کہیں جیسے بچے گلی گلی گھر رہتے جاتے ہیں - پھر بھی رہنے کا ٹھکانا نہیں - گھر جاؤ - وہ کہ یہ کار روانہ بتا بلتا نہیں ۔ (باقی آئندہ)

راقم

ع - بلوری

تفصیل اجمال و تشریح مقال

(جناب [illegible])

اودھ پنچ کے گزشتہ صفحات میں ایڈیٹر صاحب اودھ پنچ نے اس امر کی طرف اشارہ کیا ہے کہ جب حکیم آشفتہ صاحب کی جانب سے استفسار جواب کی غرض سے پیش کیا گیا اصل واقعہ کی اطلاع انھیں نہ تھی یعنی انھوں نے ان نظائر اور تبصرہ کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔

میں عرض کرتا ہوں کہ اگر اطلاع ہوتی بھی تو کیا کرتے۔ مقام شہادت میں کتمان بزدلی اور بے ایمانی ہے معاملہ اصلاح زبان کا ہے۔ باہمی میراث یا اتحاد فن کا نہیں جو کسی مفسدہ کے خوف سے کوئی جھگڑا اٹھ جائے۔ ورنہ جھگڑا اٹھانے کی ہمت پر کوئی صاحب سند طلب فرمائیں جھگڑا اور سٹ پٹانا درست یا جیسے حیران و مضطرب ہونے کے معنی میں ہمارا روزمرہ ہے سند پر قدرت رکھنے کے باوجود ہم یہ بھول نہ پائینگے۔

جناب ایڈیٹر صاحب (اودھ پنچ) نے بقدر اپنے علم و نظر کے جواب دیا۔ اسکے سوا اور کیا کرتے۔ خلاف و موافقت سب ہی نے یہی کیا۔ بلکہ حکیم آشفتہ صاحب کے استفسار کا جواب جن لوگوں نے دیا ہے اُن میں سے بعض نے جا بجا سند بھی دی ہے۔ برخلاف اسکے مرزا محمد عسکری صاحب نے جتنے جواب طلب کرکے شائع کیے ہیں بجز دو ایک انکار اور بیہودہ سرائی کے وجہ انکار تحریر نہیں کی۔ یہ صحیح ہے کہ مستعمل و منکر سے ثبوت کا مطالبہ لازم نہیں سمجھتے لیکن سبب انکار کا اظہار منکر کے واسطے بھی ضروری ہے اسلئے مطلق انکار کافی نہیں۔ ایسا منکر جو انکار کے اسباب سے بے خبر ہو خارج از بحث ہے ہرگز خطاب کے قابل نہیں۔ آداب و اصول بحث و مناظرہ میں اسوقت متعدد کتابیں قدیم و جدید کا تعین کی موجود ہیں اُنھوں نے انکار و عدم علم (نظم و غیر نظم) [illegible] کی تعیین و عدم تعیین پر بڑی بڑی موشگافیاں کی ہیں اُن کا آب الفرق بتایا ہے۔ اگر غور سے دیکھیے تو مرزا محمد عسکری صاحب کا کسی محاورے یا لفظ کے بارے میں یہ کہنا کہ "سوقی ہے پیشہ وروں اور بازاریوں کی بول چال ہے" ایک دعویٰ ہے جسکی دلیل خود انھوں نے ارشاد نہیں کی جو شاید [illegible] کی حیثیت ہی کی تھی انھوں نے بعض اہل زبان کی شہادت بطور ثبوت و جواب پیش کی۔ شہادتیں بازاریوں اور پیشہ وروں کی نہیں اور نہ مرزا عسکری صاحب نے "ردا بطال" میں جواب دینے والوں کا بازاری ہونا ثابت کیا تاکہ انکے کمزور اور بیجا دعوے کو تھوڑی سی تقویت مل جاتی اور وہ کسیقدر بجا خیال ہو جاتا۔ انکی جانب سے یہ کہا گیا کہ بعض طرفداری کرتے ہیں۔ اچھا طرفداری کرتے ہیں پھر طرفداری کا ثبوت کیا ہے یہ تو ایک غلط دعوے ہوا۔ بہر حال کچھ لوگ آشفتہ صاحب کے موافق ہیں مگر وہ سب اہل زبان ہیں اور مشہور انشا پرداز ہیں کچھ لوگ مرزا صاحب کے طرفدار ہیں اگرچہ انکی تعداد بیحساب ہے لیکن انشا پردازی میں انھیں کوئی مرتبہ حاصل نہیں کچھ بیرونی ہیں، ایک ربع تروہ لکھنوی ہونے کے باوجود تنہا کوتاہ نظر ہے کہ اساتذہ کے کلام سے جو سند آشفتہ صاحب کے موید ہیں نے پیش کیا ہے اُس سے بے خبر ہے۔ ان لوگوں کے جواب اور خالی ہیں اور وجوہ انکار سے [illegible] کسی نے بھولے سے بھی الفاظ بھونڈے معنا کی تنقید کی جرأت نہیں کی۔ اگر کوئی جواب اس اعتراض سے پاک ہو تو اُس کا حوالہ دیجیے۔ مہاراجہ صاحب محمود آباد کی خوشامد میں کوئی شخص حق پوشی کرے تو ممکن ہے حکیم آشفتہ صاحب کی خوشامد سے کسی کو کچھ بھی ملنے والی نہیں ہے

زر بل ہے یہاں نہ زر بل ہے

اگر لوگ ایسے ادنیٰ معاملے میں طرفداری کرتے اور ایمان چھوڑ دیتے ہیں تو اس کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب کے حاصل کیے ہوئے ہدایات محصور کیے ہوئے ہیں۔ خیر آبادی ریاض انھوں نے خود ہی بغیر تنقید و فکر یہ نام اپنے کلام کو بخش دیا ہے۔ دیکھیے النظائر بابت ماہ ستمبر صفحہ ۴۰ کی عبارت و آرزو وغیرہ - دعوا - احسن - ممتاز حسین کی تائید پر تعجب ہے مہاراجہ صاحب کے خوشامدی تنخواہ دار ہیں عمر بھر شہدوں جھگڑوں خرابیوں کی زبان میں شعر کہتے رہے ایسے لوگوں سے اپنی زبان کے متعلق بقدر مرزا صاحب ہی کو مرغوب ہونا چاہیے۔ پوچھا جائے کہ آخر یہ کیوں طرفداری کے الزام سے بری ہیں؟ جناب مشتر - مہاراجہ صاحب کے ملازم ہیں اُن کی جا جناب ثاقب - ایک داروغہ - دوسرے ہیں صاحبزادے کے اتالیق - ہاں جی - بجا درست - کے نوکر ہیں - بھگنوں کے نہیں - فرمائیے کہ انکی طرف کیوں خوشامد کی نسبت نہ دی جائے؟ جناب فصاحت لکھنوی کی عمر امیروں کی خوشامد میں صرف ہوئی - وہ آج تک اُس نشانی رومال کا تسبیح اللہ کے نعرہ کہتے ہیں جو پرنس مصطفیٰ علی خاں بہادر نے مرحوم ممتاز الدولہ بہادر کو سوسر مع ملبوسات کی تقریب میں دیا تھا اور پھر انھیں مل گیا۔ اُن سے ممکن نہیں کہ ایسے عالیشان رئیس کا جواب دیکھنے کے بعد سر بسجدہ نہ ہو جائیں بیچارے علوم سے بے بہرہ بھی ہیں۔ فارسی میں آمدنامہ کے بعد اور کسی کتاب کا درس لینا اُن کے سوانح میں کہیں درج نہیں ہے۔ دیکھو مجلدات اودھ پنچ [illegible] تنقید کلام بابت نظام حضرت فصاحت۔ لکھنؤ خود ہی خاص کمالات ہے۔ گھرانا شاعروں کا پایہ مسند پر کی کی عام عادت کی بدولت "استاد زادہ" تو تھے ہی "استاد" بھی بن گئے۔ فرمائیے کہ وہ اپنی قدیمی عادت کیونکر چھوڑ دیں؟ اور کیوں خوشامد نہ کریں؟ مرزا صاحب کے بے انتہا طرفداروں نے جناب فصاحت اور جناب نظم طباطبائی کے جواب پر بعض تعلیں بجائی ہیں۔ مشاہیر میں سے ایک جناب نظم طباطبائی کی ذات فیض سمات مجمع علوم و فنون تحقیق نشان و شیفتہ [illegible] رہ گئی۔ وہ خاکسار [illegible] کر خوب پہچانتے ہیں اور تمام [illegible] میں بعض مسائل

علیہ اور بیہ پر بحث بھی ہو چکی ہیں۔ ڈاکٹر مرزا محمد ہادی صاحب پی ایچ ڈی مرزا کے کمالات مذکورہ سے اُنکے نزدیک قابل ہیچ ہیں (میں حسد کا الزام نہیں دیتا) جناب موصوف (اخبار) اودھ پنچ سے بھی خوش نہیں ہیں (بھلا ایسے صاف گو سے کون خوش رہ سکتا ہے۔ کم لوگ ایسے پاک باطن ہیں جو صاف گوئی کی قدر کرتے ہوں) ان دونوں کی ادبی مخالفت کا جو پہلا اُنہیں مرزا محمد عسکری صاحب کی عنایت سے مل گیا اس سے بعلاوہ کیوں اعتراض فرماتے موصوف کو بڑھاپے میں یہ خیال ضرور ہوا کہ "سُننے میں نہیں آیا"۔ میں سمجھا نہیں یوں کہنا چاہیے۔ "میں یوں لکھتا ہوں" لکھنے سے کہیں لوگ "دو ہجاء نے کانوں" کو "ثقیل السماعت" بجرم "ضم" کو "علی الاثر" "متنافرات خاصہ" کو بے معنی ثابت کر دیں۔

خیر اب تو مجبوراً یہی کرنا پڑے گا۔

(۱) آپ فرماتے ہیں کہ "رنگ میں ڈوبا ہوا ہے"؛ آپ کو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ "رنگ میں ڈوب دیا" غلط ہے کیا آپ نے حضرت سلطان عالم واجد علیشاہ کے ندیم جناب یاور لکھنوی شاگرد میر وزیر علی صبا کا یہ شعر بزمان قیام کلکتہ سماعت نہیں فرمایا؎

تمھاری تنگیٔ پوشاک پر دھوکا یہ ہوتا ہے
دیا ہے ڈوب ہلکا سا لباس گل کو مہندی میں

کیا آپ نے تذکرۂ میرزا ابوطالب خاں اندنی میں میر منشم کی بیگم کا یہ شعر نہیں دیکھا۔ (ان کا ذکر آئندہ کسیقدر تفصیل سے آتا ہے)؎

کہیں کیا ہم سنگ چولی کو نئی ڈوب دے لیں
جو مل جائے کہیں تھوڑا پسینا میر منشم کا

مشہور شعرا کے نتائج طبع کا ذخیرہ بھی ہمارے پاس نہیں ورنہ حضرت کو معلوم ہو جاتا کہ بہت کم شاعر ایسے ملیں گے جنھوں نے رنگ کے ساتھ "ڈوب" کا استعمال نہ کیا ہو۔ چنانچہ جناب نواب سید مہدی حسین صاحب ماہر کا مصرعہ بروایت جناب شمس العلماء (السید سبط حسن صاحب ہم تک پہونچا؎

ہوا کو بھی جو دے اک ڈوب شہابی رنگ

لکھنؤ کا ہر ایک گھر "ڈوب" سے واقف ہوا (علی ہوا دانا)

دہلی کے اہل زبان میں جناب نواب سائل اور جناب کیفی کو تعجب ہے کہ آپ نے عام لفظ کے لیے سند کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔

(۲) "زہریلے شعر" کے بارے میں آپ لکھتے ہیں کہ "آہنگ سُننے میں نہیں آیا۔ یہاں آپ کی سماعت مسئول ہوتا نہیں۔ آپ کا فرض تھا کہ قانون بلاغت کے رو سے اس لفظ پر اعتراض کرتے۔ آپ کے ثقل سماعت کی ذمہ داری کون اپنے سر لے سکتا ہے۔

یہ مضمون نگار کا اجتہاد ہے جس طرح میر مرحوم نے "چال" کی صفت "زہریلی" قرار دی ہے۔ اور اس اجتہاد میں منفرد ہیں اسی طرح صدہ بلاغت کے اندر رہ کے آشفتہ نے بھی ایک اجتہاد کیا ہے (اجتہاد) سند نہیں چاہتا دلیل کا محتاج ہے۔ مدیر اودھ پنچ نے اپنے جواب میں دلیل کی طرف واضح اشارہ کیا ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ یہ کہیں گے کہ محل مدح میں اسکا استعمال مناسب نہیں لیکن آشفتہ صاحب یہاں شعر کا اثر بیان کر رہے ہیں۔ معشوق کی عادت قتل و خونریزی کی مدح کون کرتا ہے؟ دوستانہ شکایت البتہ کی جاتی ہے آنکھ کے بارے میں جلانے اور مار ڈالنے کے متضاد اوصاف اس ہندی شاعر نے بیان کیے ہیں؎

امی ہلاہل مد بھرے سویت سیام رتنار
جیت مرت جھک جھک پرت جہ چتوت اک بار

آنکھ کا پیار ہوتا مدح ہے۔ آنکھ کا ستم قاتل ہونا مدح ہے تو شعر کے بارے میں زہریلا کہنا کیوں قدح ہے؟ لغوی قیاسی معنوی لفظی کوئی عیب نکال لیے تو کچھ سمجھ میں آئے۔

حضرت! فن بلاغت اور بدیع بہت کچھ ترقی کر گیا ہے۔ واضع بدیع عبداللہ بن معتز عباسی کے وقت سے کئی قسمیں ایجاد ہوئیں۔

۲۷۴ھ میں انھوں نے (۱۷) انواع بدیع بصورت کتاب جمع کیے تھے۔ پھر قدامہ بن جعفر نے (۱۳) اور بڑھائیں اب ان میں ترادف ہونے لگا ابوالہلال عسکری نے (۳۷) نئے اقسام اور ابن رشیق قیروانی نے (۲۰) اقسام جداگانہ جمع کیے

شرف الدین تیفاشی نے (۷۰) تک گنتی گنائی پھر ابن ابی الاصبع نے (۹۰) تک تعداد بڑھائی۔ اور اس کتاب کا نام "تحریر التحبیر" رکھا۔ شعرا کی طبع جدت آفریں ایجاد سے غافل نہیں ہو سکتی۔ روز نئی صنعت کا ایک شعر سرمایۂ ہوتا جب اس کی ترتیب کتابوں میں ڈھونڈھی جاتی تو نگاہ پلٹ آتی۔ شیخ تقی الدین ابی بکر المعروف با بن حجۃ الحموی نے اپنی کتاب "خزانۃ الادب و غایۃ الارب" میں (۱۴۲) قسمیں فراہم کیں۔ خود ہی اس کی شرح میں ایک ضخیم کتاب لکھی اور فصاحت و بلاغت و نکات شعر و شاعری پر ایسی تنگنائی کی کہ صرف اس ایک کتاب کا مطالعہ دوسری کتابوں کی ورق گردانی سے مستغنی کر دیتا ہے۔ بایں ہمہ ہر نوع میں سیکڑوں شاخیں نئی پیدا ہوئیں۔ سخن کا دریا امنڈ رہا تھا جبلے پیدا ہوے اور ہر ایک جبلے کی نوعیت اہل نظر کو جدا جدا نظر آئی۔ قبائل عرب دوسرے ممالک میں پھیلنے لگے۔ سخن کا وجود کہاں نہیں۔ یونان بھی شاعری کا مرکز تھا ہند بھی چین بھی یورپ کے دوسرے ممالک بھی۔ بیرونی خیالات کے اختلاط سے صرف نبی ذہلی نبی کنانہ اکثر قیس عیلان اور وسط نجد و حجاز کے رہنے والے تو محفوظ رہے باقی قبائل مثلاً حمیر ہمدان خولان ازد پر حبشیوں کی ہمسائگی نے اثر کیا۔ بنی طی غسان روم و شام کے طرز بیان سے متاثر ہوے بنو عبد القیس پر اہل جزیرہ و فارس کا پرچھاواں پڑا۔ جسقدر شعر و نظر کا دامن وسیع ہوتا گیا اُسیقدر جمع و تالیف و تدوین کی خدمت بھی اپنا دامن پھیلاتی گئی۔ اصول مرتب ہوے۔ فصول مہذب ہوے۔ دیکھو کتاب "ارشاد القاصد" شیخ شمس الدین اکفانی سنجاری صرف تشبیہ کے اقسام ملاحظہ فرمایے۔

تشبیہ استیذام۔ تشبیہ اشتقاق۔ تشبیہ اضمار۔ تشبیہ استخدام۔ تشبیہ اثر۔ تشبیہ انتقال۔ تشبیہ اعتراض۔ تشبیہ استعارہ۔ تشبیہ استدلال۔ تشبیہ اجتہاد۔ تشبیہ ترقی۔ اگر اقسام شمار کیے جائیں اور مثالیں لکھی جائیں تو دفتر ہو جائے۔



نمبر(۱) نغمہ ہندی :- پیں پیں پیں پیں - پیں - پیں - پیں - پیں -
نمبر(۲) ساز ولایتی :- توں توں توں - توں توں توں :-

سرگم جدید قسط اصلاحات مبنی بر نفرت باہمی

مسٹر پنچ :- واہ نانت باجی راگ برجا - اُستاد کیا کہنا -

جو صاحب پنساری، عطار، یا عطر والوں کے درست صحیح پتے حافظ سید محمد رفیع صاحب تیا پالی لکھنؤ کو دیگے ان کو ماشہ عمدہ عطر مفت روانہ ہوگا۔



گل صبحدمے بجود بر آشفت و بریخت
با باد صبا حکایتے گفت و بریخت
بد عہدی دہر بیں کہ در چندیں روز
سر بر زد و غنچہ کرد و بشگفت و بریخت

اگر بزم خزاں میں بھی تازہ پھولوں کی نکہت سے لطف اُٹھانا ہو تو اصغر علی محمد علی عطر سازان چوک لکھنؤ سے عطر کی ایک شیشی طلب کیجیے۔ بہار باغ ناپائدار ہے۔ اور اسکی خوشبو پائدار ہے

ضعیفی دور کرنے کی تدابیر

ہر ایک کو کوئی نہ کوئی [illegible] [illegible] ضعیفی دور کرنے کا [illegible] [illegible] بڑے اعضا اور حرکت [illegible] [illegible] [illegible] اعضا کو کس طرح حرکت دی جا سکتی ہے اس کے واسطے کتاب میں [illegible] [illegible] کسی استاد کی [illegible] کی ضرورت نہیں ہے یہ کتاب زیادہ تر ہر [illegible] کے واسطے مفید ہے [illegible] ورزش وغیرہ کرنے کا موقع نہ ملنے کی وجہ سے بدہضمی [illegible] اور دیگر امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں ہر خود اس کے مطابق عمل کر کے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں اس کتاب کی [illegible] کو دیکھتے ہوئے اس کی قیمت صرف ایک روپیہ [illegible] [illegible] [illegible] اس سے فائدہ حاصل کر سکیں۔

ملنے کا پتہ

سکسینہ اینڈ کمپنی متھرا

جس طرح طلوع آفتاب

تاریکی کا دور ہونا قدرتی امر ہے

اسی طرح [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قبض، بدہضمی، خون [illegible] کی خرابی۔ [illegible] بدخوابی اور دیگر امراض [illegible] کا دور ہو جانا قدرتی امر ہے ضرور تجربہ کریں۔ قیمت فی ڈبیا ایک روپیہ [illegible]

المشتہر۔ [illegible] [illegible] [illegible]

[illegible] [illegible] لکھنؤ

شرائط ایجنسی

(۱) روپیہ نقد پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

(۳) [illegible] [illegible] [illegible] ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب [illegible] فی روپیہ فروخت کتابوں [illegible] [illegible] صاحب کو دیا جائیگا۔

(۵) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

ہاتھ کنگن کو آرسی کیا ہے؟

اگر آپ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کی دوا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] سے [illegible] ہیں اور اس عالم [illegible] صحت حاصل کرنا [illegible] [illegible] [illegible] کے خلاف نہیں ہیں۔ اگر آپ [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] کے مشورہ [illegible] [illegible] فائدہ حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ایک کارڈ لکھ کر دواخانہ [illegible] کی فہرست [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] نام [illegible] خط و کتابت [illegible] [illegible] ہے

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ [illegible] لکھنؤ

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۲۳ء

(۱) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت فی جلد [illegible] علاوہ محصول

(۲) ۱۹۲۳ء کی [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] دسمبر ۱۹۲۳ء برائے فروخت دفتر میں موجود ہیں قیمت مع محصول [illegible]

(۳) [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے بہترین نمونہ موجود ہیں ظریفانہ مضامین کے شائقین کو جلد طلب فرمانا چاہئے۔ قیمت [illegible] علاوہ محصول۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی [illegible] [illegible] [illegible] صاحب [illegible] لکھنوی [illegible] [illegible] عراق [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ [illegible] اور شاعری کی [illegible] [illegible] [illegible] سے فائدہ اٹھائیے قیمت فی جلد [illegible] [illegible] [illegible] منی آرڈر [illegible] ہے۔

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معدن الموسیقی

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے [illegible] [illegible] گرہ لگائی اور ایک گراموفون کی [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کا [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے۔

اس کے حصہ اول کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اور [illegible] والے جانتے ہیں [illegible] [illegible] [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] اس سے بہتر کتاب شائع نہیں ہوئی [illegible] حصہ دوم میں مصنف نے تمام اساتذہ فن کے [illegible] [illegible]

کو

[illegible] بنایا ہے

یعنی

[illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] فن کی [illegible] [illegible] کے [illegible] سے نقل کی ہوئی [illegible] [illegible] کتاب پر [illegible] دیا ہے۔

استاد محمد علی خان

میاں [illegible] کے [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] اس کتاب میں ان سے نقل کی گئی ہیں [illegible] کہ اگر آپ [illegible] سے [illegible] کرنے پر قادر ہیں تو کتاب [illegible] سمجھ لینے کے بعد [illegible] نہایت وضاحت سے [illegible] میں لکھے [illegible] [illegible] [illegible] ایک راگ کو [illegible] سکتے ہیں۔ جس طرح کہ استاد [illegible] تعلیم دیتا ورنہ ایک معمولی [illegible] سارنگی سے کام نکال سکتے ہیں۔ [illegible] علاوہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] آپ کو اس کتاب میں [illegible] [illegible] نے [illegible] روپیہ صرف کیا اور ایک عمر کی محنت سے [illegible] [illegible] کو [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] کے استادوں کا [illegible] [illegible] میں موجود ہے۔

اصلی قیمت علاوہ محصول [illegible] [illegible] [illegible] آخر دسمبر ۱۹۲۹ء تک چار روپیہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] قیمت کا [illegible]

المشتہر

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اردو زبان کی ہر قسم کی کتابیں اس پتہ سے طلب کیجئے۔ منیجر جنرل بکڈپو پاٹانالہ لکھنؤ